"نام نہاد خلیفۂ اسلام" بنانے کی خطرناک سکیم

سیاسی لحاظ سے یوروپین حکومتوں کے مسلمان حکومتوں کے ساتھ جو تعلقات ہیں۔ اور ان تعلقات کو مفید مطلب بنانے کے لئے جس قسم کے جوڑ توڑ کئے جاتے ہیں۔ وہ اگر سیاسات تک ہی محدود رہیں۔ تو اور بات ہے۔ لیکن جب کوئی ایسی راہ اختیار کرنے کا خطرہ پیدا ہو۔ جو مذہبی حدود میں داخل ہوتی ہو۔ اور ایسی حرکت سرزد ہونے کا احتمال ہو جس کی زد مذہبی امور پر پڑتی ہو۔ تو ہر مسلمان کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ اس بارے میں اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کرے اور پیش آنے والے خطرات سے بچنے کا مشورہ دے۔ اسی فرض کی ادائیگی میں ہم ذیل کا مضمون لکھ رہے ہیں:۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ جب اخبارات میں یہ افواہ شائع ہوئی۔ کہ شاہ مصر بعض یوروپین حکومتوں کے سہارے "خلیفۂ اسلام" بننے والے ہیں۔ تو شاہ موصوف نے بذاتِ خود یہ اعلان کرکے کہ وہ قطعاً خلیفہ بننے کے خواہاں نہیں۔ اسکی تردید کردی۔ لیکن اب یہی افواہ زیادہ تفصیل اور زیادہ وضاحت کے ساتھ پھر اخبارات کی زینت بن رہی ہے۔ چنانچہ لنڈن کے ایک اخبار نویس کے ایک مضمون کی بناء پر لکھا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اور اٹلی کے درمیان جو معاہدہ مودت ہو چکا ہے چونکہ اس کا ایک مقصد یہ تھا۔ کہ شرق وسطی اور بحیرہ روم کے علاقوں میں برطانوی اور اطالوی اثر و رسوخ کے علاقوں کی تقسیم کی جائے۔ اس لئے کسی ایسی ہستی کی ضرورت محسوس کی گئی جس کے سپرد عام مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کی جاسکے۔ کہا جاتا ہے کہ وائٹ ہال۔ اور اس کے ایجنٹ مصر اور اس کے قرب و جوار کی حکومتوں میں شدید مصروف ہیں۔ یہ ایجنٹ ایک ایسی سکیم پر کام کر رہے ہیں جس کی تکمیل پر برطانیہ کو یہ امید ہو جائیگی۔ کہ ممالکِ اسلامیہ میں اس کا اثر و رسوخ قائم ہو جائے گا۔ یہ سکیم قریب الاختتام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ شاہ فاروق مصر کو خلافت کی مسند پر بٹھا دیا جائے۔ اور اس طرح انہیں بحیرۂ روم کے قرب و جوار اور بحیرۂ قلزم کی مسلمان حکومتوں میں رسمی قائد تسلیم کرایا جائے۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اطالیہ اور برطانیہ کا معاہدہ تو ہو چکا ہے۔ مگر اس کی وجہ سے برطانیہ اور اطالیہ کے بڑھتے ہوئے حسد کا خاتمہ نہیں ہوا۔ اس اثناء میں فلسطین کی صورتِ حالات روز بروز خطرناک صورت اختیار کرتی چلی جارہی ہے۔ لہٰذا وائٹ ہال اور اس کے ایجنٹوں کو اپنی مساعی بڑھانے کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اور وہ شاہِ فاروق کو مقصد برآری کے لئے منتخب کرنا چاہتے ہیں۔

اگر اس قسم کی کوئی تحریک زیرِ عمل ہے اور اس افواہ میں حقیقت کا کوئی شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ حکومتِ برطانیہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کسی کو "خلیفۂ اسلام" بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ تو ہمارا ہمدردانہ مشورہ یہ ہے۔ کہ اس کو قطعاً ترک کر دیا جائے۔ یوروپین مدبّروں کے متعلق یہ تو کہا نہیں جاسکتا۔ کہ وہ مسئلہ خلافت کے متعلق اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ یہ مسلمانوں کے لئے ایک مذہبی مسئلہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ صورت ہوتی۔ تو وہ کسی کو خلیفہ بنانے کی ضرورت ہی محسوس نہ کرتے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو۔ کہ اسلام کے رو سے مسئلہ خلافت اور خلیفہ کتنی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ان کے پیش نظر ترکی کے خلیفے ہوں گے جو کہ ورثتاً خلیفہ کا لقب حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ہم بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کے رو سے خلیفہ وہ ہوتا ہے جس کی طرف نبی کے بعد خداتعالیٰ نے مسلمانوں کے دل اس لئے مائل کر دیئے۔ کہ وہ اسے اپنا واجب الاطاعت راہ نما تسلیم کرلیں۔ اس کے بعد اس کے تمام احکام کو پوری پوری فرمانبرداری کریں اور اس انتخاب کو خداتعالےٰ کا انتخاب سمجھ کر ایسی اطاعت کریں۔ کہ سرِ مو انحراف کو گناہ سمجھیں۔

جب مختصر الفاظ میں مسلمانوں کے نزدیک خلیفہ کی یہ تعریف ہے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ کوئی ایسا انسان جو دنیاوی لحاظ سے خواہ کتنی بڑی حیثیت رکھتا ہو۔ اگر اسے مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور مذہبی امور میں راہ نمائی کرنے کی اہلیت نہیں مسلمان اسے خلیفہ تسلیم کرلیں اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ انہیں یہ بھی معلوم ہو کہ دنیائے اسلام کے لئے استعماری حکومتوں نے یہ دامِ تزویر بچھایا ہے پس اگر اس سکیم کو عملی شکل دی گئی جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تو تمام اسلامی عالم میں شدید ناراضی کا جذبہ پیدا ہو جانا یقینی امر ہے۔ اور جن حکومتوں کا اس میں ہاتھ ہوگا۔ ان کے متعلق مسلمانوں میں شدید نفرت پیدا ہو جائیگی اور ان کا رہا سہا وقار بھی جاتا رہے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ظاہر کی بجائے باطن پر نظر رکھو

"آج کل لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو ہم اس طرح خدمت کرتے اور اس طرح اخلاص دکھاتے۔ اور یہ کرتے اور وہ کرتے لیکن صحیح یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اگر اس وقت ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے۔ جیسا کہ آج کل ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔ زمانہ کی معاصرت میں لوگوں کے دل تنگ ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک رنگ کا ابتلاء ہے۔ کہتے ہیں کوئی شخص ذوالنون مصری کی بہت تعریف سنکر باہر سے اسکو دیکھنے کے واسطے آیا۔ جب شہر کے بازار میں پہنچا تو لوگوں سے دریافت کیا کہ ذوالنون کہاں ہے۔ اتفاق سے اسوقت ذوالنون بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا۔ لوگوں نے بتلایا۔ کہ وہ ذوالنون ہے۔ اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے۔ معمولی سا لباس ہے چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں۔ معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے۔ اس سے اس کا سارا اعتقاد جاتا رہا۔ اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی سا آدمی ہے۔ ذوالنون نے اس کے مافی الضمیر کو دیکھ کر کہا۔ کہ تیری نظر ظاہری صورت پر ہے۔ اس واسطے تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ایمان تب سلامت رہ سکتا ہے۔ کہ باطن پر نظر رکھی جائے" (بدر ۶ ستمبر ۱۹۰۵ء)

خلافت جوبلی فنڈ کی کامیابی کے لئے ایک عمدہ تجویز

ہر احمدی جماعت کو اس پر عمل کرنا چاہیئے

اگرچہ ہر فرد جماعت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اپنے اخلاص و محبت میں ایک دوسرے سے بڑھا ہوا ہے جس کا عملی ثبوت بارہا مالی قربانیوں اور دیگر اعمال سے ظاہر ہوتا رہتا ہے لیکن آنریبل ڈاکٹر چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا یہ اقدام نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ کہ آپ نے خلافت جوبلی فنڈ ایسی مبارک تحریک جاری کر کے جماعت احمدیہ کے لئے ایک عمدہ موقعہ بہم پہونچا دیا ہے۔ اگرچہ ہر فرد اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کے لئے بیقرار ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک کام کے خوشکن نتائج بہتر انتظام اور ضبط پر موقوف ہیں۔ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ۲۷ اپریل ۱۹۳۸ء کو قادیان میں جو بصیرت افروز تقریر فرمائی تھی۔ اس کے بعد مرکزی جماعت نے چند احباب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس نے پچیس ہزار کی گرانقدر رقم جمع کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ اس رقم میں دس ہزار روپیہ کا وعدہ تو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہو چکا ہے۔ باہر کی جماعتیں بھی اس فنڈ میں حصہ لے رہی ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ نظام کے ماتحت مرکزی جماعت نے فراہمی چندہ کا بطرح انتظام کیا ہے۔ اسی طرح بیرونی جماعتیں اپنی اپنی جگہ ایسا انتظام کریں یعنی جماعت کے ذی ثروت احباب کی کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو جو اس چندہ کے لئے زیادہ سے زیادہ ہر ایک احمدی فرد سے وعدہ لے۔ اور اس کی وصولی کا انتظام کرے۔

تین لاکھ روپے کی رقم کوئی معمولی رقم نہیں ہے۔ اور دیگر چندوں کو ادا کرتے ہوئے تین لاکھ روپے کا فراہم کر لینا معمولی جد و جہد سے ممکن نہیں۔ پس اس بارے میں مرکزی جماعت کی مثال پر عملدرآمد کرتے ہوئے بیرونی جماعتوں کو بھی کمیٹیاں مقرر کرنی چاہئیں۔ اور ہر ایک احمدی سے زیادہ سے زیادہ وعدے لے کر جماعت کی طرف سے ایک معین رقم مقرر کر کے اطلاع دینی چاہیئے تا ہر جماعت

ذکر حبیب علیہ السلام

از شیخ صاحبدین صاحب گوجرانوالہ معرفت نظارت تالیف و تصنیف قادیان

وہ لوگ خوش قسمت ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات اور واقعات اسی زمانہ میں نوٹ کر لئے مجھ جیسوں کو یہ علم بھی نہ تھا۔ کہ ایسے قیمتی ملفوظات کو نوٹ کرنا چاہیئے ہمیں تو حضور کے دیدار اور کلمات سننے سے ایک سرور کا عالم ہوتا تھا جس میں اور کوئی خیال نہیں آتا تھا۔ اس لئے بھی فروگذاشت ہوئی۔ دوسری یہ بات بھی ہے۔ کہ روایات کے بیان کرنے سے خوف بھی آتا ہے۔ کہ کہیں کم و بیش نہ ہو جائے۔ مگر پھر بھی کچھ کلمات اور واقعات اپنے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں۔

غالباً ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جماعت احمدیہ لاہور کو اطلاع ملی۔ کہ حضور فلاں گاڑی سے لاہور پہونچ رہے ہیں۔ ہم لوگ حضور کی پیشوائی کے لئے ریلوے سٹیشن پر گئے۔ ان دنوں دو گھوڑا فٹن گاڑی کا بہت رواج تھا۔ ہم نے فٹن تیار کھڑی کر دی جب حضور سوار ہوئے تو ہم نوجوانوں نے جیسا کہ عام رواج تھا۔ گاڑی کے گھوڑے کھلوائے اور فٹن کو خود کھینچنا چاہا۔ حضور نے ہمارے اس فعل کو دیکھ کر فرمایا۔ ہم انسانوں کو ترقی دے کر اعلےٰ مدارج کے انسان بنانے آتے ہیں۔ نہ کہ برعکس اس کے انسانوں کو گرا کر حیوان بناتے ہیں۔ کہ وہ گاڑی کھینچنے کا کام دیں۔ مفہوم یہ تھا الفاظ شاید کم و بیش ہوں۔ خیر ہم خدام نے فوراً اپنے فعل کو ترک کر دیا۔ اور گھوڑے گاڑی لے کر چلائے۔ میں فوراً فٹن کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور حضور کو تمام راستہ چھتری تانے رہا۔ گویا اس طرح مجھے چھتر برداری کی خدمت کا موقعہ ملا۔

اس واقعہ کے بعد ایک عجیب لطیفہ ہوا۔ کہ ایک مرتبہ لالہ لاجپت رائے صاحب نے آنا تھا۔ ان کا استقبال کرنے والوں نے حسب دستور ایسا ہی کیا کہ فٹن کے گھوڑے ہٹا دیئے۔ اور خود گاڑی کھینچکر لے گئے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زریں فرمودہ کیطرف بذریعہ خط توجہ دلائی۔ اور اپنے رنگ میں لالہ صاحب کو ملزم بھی کیا۔ اور ساتھ ہی لکھا مجھے میرے خط کا جواب تحریری نہیں چاہیئے۔ بلکہ آپ کے عمل سے جواب چاہتا ہوں۔ کہ آپ مصلح الٰہی کے فرمودہ کے مطابق عمل کریں۔ چنانچہ اس کے بعد اتفاق سے تین مختلف شہروں میں دیکھنے کا موقعہ ملا کہ لالہ لاجپت رائے صاحب کی پیشوائی کے لئے کثیر ہجوم آتا ہے۔ اور گھوڑے گاڑی ہٹاتے ہیں۔ تو لالہ صاحب اصرار کرتے ہیں۔ اور گاڑی میں نہیں بیٹھتے۔ ایک دفعہ تو نصف گھنٹہ سے بھی زیادہ وقت اصرار پر لگا۔ لالہ صاحب نے گاڑی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اور خفا بھی ہوئے۔ مگر لوگوں نے زبردستی انہیں اٹھا کر گاڑی میں بیٹھا دیا۔ اور گاڑی خود کھینچکر لے گئے۔ میں بھی ہر مرتبہ لالہ صاحب کو خط لکھ چھوڑتا کہ آپنے تو عملی ثبوت دیا ہے مگر آپ کے متبعین آپکا کہا نہیں مانتے۔

ایک مرتبہ لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر مردانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلوہ افروز تھے۔ اور یہ خادم حضور کے پاؤں کے ساتھ بیٹھا ہوا برکت حاصل کر رہا تھا کہ کچھ لوگ جو کسی گاؤں کے تھے اور احمدی تھے۔ انہوں نے ایک عورت کے مقدمہ کے متعلق حضرت اقدس سے مشورہ طلب کیا۔ حضور نے فرمایا عدالت کے باہر ہی فیصلہ کر لو۔ قانون تو موم کی ناک ہے۔ مگر ان لوگوں نے دوبارہ حیلہ سازی سے اصرار کر کے عدالت میں رجوع کرنے کے لئے اجازت مانگی۔ تو حضور خاموش ہو گئے۔ مجھے ان لوگوں پر بہت غصہ آیا۔ اور خیال کیا۔ کہ یہ لوگ کیسے بے ادب ہیں کہ حضور کے فرمانے کے بعد بھی باتیں کرتے ہیں۔ خیر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ عدالت میں گئے۔ اور انہوں نے زک اٹھائی۔

ایک بات میں اپنے متعلق بھی عرض کر دوں۔ آجکل اگر کوئی شخص کسی افسر کا سٹینو گرافر اور ٹائپسٹ ہوتا ہے۔ تو اسے بڑا فخر ہوتا ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ۱۹۰۲ء۔۱۹۰۱ء میں یہ غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض چٹھیاں وغیرہ ٹائپ کرتا رہا ہے۔ ان دنوں ٹائپسٹ بھی خال خال دفتروں میں ہوتے تھے۔ حضور نے انگریزی میں اگر کوئی چٹھی یا میموریل ٹائپ کرانے ہوتے۔ تو وہ برادرم مرحوم قریشی محمد حسین صاحب لاہور کے پاس بھجوا دیتے تھے۔ جن کے پاس سے وہ بذریعہ میاں غلام محمد صاحب حال لاہور میرے پاس آتے تھے۔ اور وہ مجھ سے ٹائپ کرا کے واپس قادیان لے جایا کرتے تھے۔ ان دنوں میں

الکتابُ وَالحکمة

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۹۸ - قیامت

قیامت کے متعلق قرآن مجید کے دلائل اور تفصیلات دُنیا کی باقی مذہبی کتابوں سے بہت زیادہ اور واضح ہیں - جو دلائل اس نے دیئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) فطرتی خیال بعد الموت کا ہر انسان کو لگا ہؤا ہے - انسان جب ارتقار کی ابتدائی منازل طے کر رہا تھا - اس وقت بھی باوجود نیم وحشی ہونے کے اس کے اندر یہ خیال موجود تھا - کیونکہ لاکھوں سال پُرانے مُردوں کو جب اکھیڑ اگیا - تو ان کے پاس پتھروں کے ہتھیار جو وُہ زندگی میں استعمال کرتے تھے - پائے گئے - جس کا مطلب یہ ہؤا - کہ اس وقت کا نیم وحشی انسان بھی دُنیا کے بعد ایک دوسرے عالم پر یقین رکھتا تھا:-

(۲) دُنیا میں بعض اعمال کی جزا مل جاتی ہے - مگر بعض کی نہیں - بلکہ بہت سے اعمال کا بدلہ دُنیا میں ملتا ہی نہیں - آخر وُہ بھی ایک دن ملنا چاہیئے - کیونکہ دُنیا کا تمام کام - اور تمام نظام عوض معاوضہ - کے اصول پر چل رہا ہے - (ولو یواخذ اللہ الناس بظلمھم ما ترک علیھا من دابۃٍ ولٰکن یوخرھم الیٰ اجلٍ مسمّیً) یعنی اگر سب بدلے دُنیا میں ہی فوراً اسی وقت ملنے لگتے - تو سارے انسان گناہ کرتے ہی فنا ہو جاتے - اس لئے خدا تعالےٰ ان کو یہاں ڈھیل دیتا ہے - تاکہ نیکیاں بھی کرلیں - اور توبہ بھی کرلیں - اور آخر اگلے جہان میں سب حساب کتاب ان کا پورا کیا جائے گا - اسی طرح یہ آیت ہے - انہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ لیجزی الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت بالقسط (یونس) یعنی اللہ تعالےٰ پہلے خلق کرتا ہے - پھر دوبارہ زندہ کرے گا تاکہ مومنوں اور نیکوکاروں کو انصاف کے ساتھ اجر دے - کیونکہ دُنیا میں ان کا اجر پورا نہیں ملا تھا:-

(۳) انبیاء مبشر اور نذیر ہو کر آتے ہیں - اور ان کا زمانہ بھی قیامت کا نمونہ ہوتا ہے - اس نمونہ کا اصل بعد موت کے ظاہر ہوگا - جیسا کہ وُہ بتا جاتے ہیں:-

(۴) تمام صدیق اور راستباز متفق ہیں قیامت پر:-

(۵) عقلی امکان یہ ہے - کہ جس نے ایک دفعہ پیدا کیا - وُہ دوبارہ بھی کر سکتا ہے - اور اس میں کیا مشکل ہے بلیٰ وربی لتبعثن ثم لتنبؤن بما عملتم وذالک علی اللہ یسیر -

(۶) مشاہدہ - دُنیا میں ہر چیز فنا ہو جاتی ہے - مگر اس کا بیج رہ جاتا ہے وُہ پھر پیدا ہوتا ہے - یہ نمونہ ہے حشر کا

(۷) انسان کا نفس ہمیشہ برا کام کر کے شرمندگی اور خوف محسوس کرتا ہے - کیوں؟ اس لئے کہ اس کے لئے آئندہ حساب کتاب ہے (لا اقسم بیوم القیامۃ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ)

(۸) انسان کی بناوٹ اس کی عقل - اس کا علم - اس کی لامحدود ترقیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس الہیت کی مخلوق دُنیا میں جو کام کر رہی ہے - وُہ بھی کچھ عظیم الشان نہیں ہے - اس کی فطرت اس قابل ہے - کہ اسے ابدی زندگی ملے - اور ابدی اور ہمیشہ ترقی کرنے والا کام - پس اس کے قوٰے اور اس کی قابلیتیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں - کہ اتنی سی زندگی اس کے لئے کافی نہیں - اور اگر یہ فنا ہو گیا - تو بس عبث ہی حیوانات کی طرح مر گیا - آئندہ لامحدود زندگی اس کے لئے ہونی چاہیئے - ورنہ اس کی پیدائش ہی بے فائدہ ہوگی - افحسبتم انّما خلقنٰکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون:-

(۹) انبیاء کے مخالفوں کے انجام جو پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئے اور قیامت کا نمونہ تھے - گواہ ہیں - آئندہ قیامت کبریٰ کے وجود پر:-

۱۹۹ - عجیب خواہش

۱۶۸

ملک سبا ایک زمانہ میں بڑا بارونق ملک تھا - پھر ایک طغیانی وہاں ایسی آئی - کہ برباد ہو گیا - اس طغیانی کا نام قرآن میں - اور تاریخوں میں سیل العرم مشہور ہے - پھر ایک مدت کے بعد اس اجاڑ ملک کی قسمت پلٹی - اور گاؤں - اور قصبے اتنے پاس پاس آباد ہو گئے - کہ آمنے سامنے دکھائی دیتے تھے - اور تجارت کا بازار ایسا گرم ہؤا - کہ دن رات قافلے چلنے لگے - اس وقت وُہ لوگ دعائیں مانگا کرتے تھے - کہ خداوندا زندگی بے لطف ہو گئی - یہ گاؤں دور دور ہوتے - تو اچھا تھا - مطلب یہ کہ اب بستیاں پاس پاس ہونے کی وجہ سے ڈاکہ زنی مشکل ہے - ایسے ایسے قافلے - اور امیر امیر مسافر یونہی ہاتھ سے نکلے جاتے ہیں - صرف اس وجہ سے کہ ہر طرف آبادی ہی آبادی ہے - حیرانی ہے - خبیث انسان دُعا بھی کرتا ہے - تو گناہ اور بدکاری میں کامیاب ہونے کی - فقالوا ربنا باعد بین اسفارنا وظلموا انفسھم فجعلنٰھم احادیث ومزقنٰھم کل ممزق:-

۲۰۰ - پانچ غیب

سورۂ لقمان کی آخری آیت میں پانچ غیب کی باتوں کا ذکر ہے - ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام - وما تدری نفس ماذا تکسب غداً ط وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر - یعنی اللہ کو ہی قیامت کا علم ہے - اور یہ کہ بارش کب ہوگی - رحم مادر میں کیا ہے - آئندہ کیا ہونے والا ہے - اور یہ کہ کون کہاں مرے گا یہ پانچ باتیں کوئی نہیں جانتا - نہ بتا سکتا ہے سوائے علیم و خبیر اللہ کے - اب ہم دیکھتے ہیں - کہ ہمارے زمانہ میں ایک شخص نے خدا کی طرف سے آنے کا دعوےٰ کیا - اور ہمیں بتایا - کہ ایک قیامت کا زلزلہ اور ایک قیامت خیز جنگ آنے والی ہے - وُہ ہم نے دیکھ لئے - پھر ایک دن اس نے کہا - کہ آج بارش ہوگی اور ہم نے دیکھا - کہ اس دن بارش ہو گئی حالانکہ پہلے ایک ٹکڑا بادل کا آسمان پر نہ تھا - پھر اس نے کہا - کہ میرے ہاں ایک لڑکا ان ان شمائل و صفات کا پیدا ہوگا - ہم نے دیکھا - کہ ایسا ہی ہو گیا - پھر اس نے کہا - کہ چھ سال میں فلاں شخص اس اس طرح مارا جائے گا - اور فلاں شخص ابتر رہے گا - اور فلاں ملک میں یہ تغیر برپا ہوگا - اور دُنیا میں آئندہ یہ یہ باتیں ہوں گی - وہ باتیں ہم نے دیکھ لیں پھر اس نے کہا - کہ میری عمر اڑھائی سال باقی رہ گئی - میری وفات لاہور میں ہوگی - جنازہ قادیان لایا جائے گا - اور ایک قبرستان میں دفن ہوگا - وہاں کی زمین چاندی کی ہوگی - جس کے ایک معنی یہ بھی ہیں - کہ وہ اتنی قیمتی ہوگی - کہ لوگ چاندی کے مول اسے حاصل کریں گے - اور ایک ایک قبر کے لئے سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ تک دینے پڑیں گے - تاکہ اس روپیہ سے دین کی اشاعت ہو - یہ بات بھی پوری ہو گئی - اب بتاؤ - ان پانچ غیب کی باتیں بتانے کے بعد بھی ہم کس طرح اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ مانیں - اور کیونکر اس کا انکار کریں:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احیائے اسلام

نہائت نازک دَور

انیسویں صدی کا آخری نصف تمام دنیا کے لوگوں کے لئے علی العموم اور مسلمانوں کے لئے علی الخصوص ایک نہائت ہی نازک زمانہ تھا۔ یہ وہ دور تھا۔ جبکہ الحاد اور مادیت کی رو کے سامنے انسان خس و خاشاک کی طرح بہ رہے تھے۔ روحانیت جنس نایاب بن چکی تھی۔ خدا تعالےٰ کا خوف دلوں سے اٹھ گیا تھا۔ لامذہبیت طبائع میں گھر کر چکی تھی۔ دجالیت اور فسق و فجور کا دور دورہ تھا۔ انسان کی اخلاقی پستی اپنے انتہائی نقطہ پر پہونچ چکی تھی۔ غرض ہر طرف تاریکی ہی تاریکی تھی۔ اور شیطانی افواج اپنی پوری طاقت کے ساتھ قلوب انسانی پر تسلط جما چکی تھی۔ مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد حرف بحرف پورا ہو رہا تھا۔ کہ مابین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال یعنے ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ؛

مُسلمانوں کی حالت

یہ تو عام دنیا کی حالت تھی۔ لیکن مسلمان کہلانیوالوں کی حالت اس سے بھی بدتر تھی۔ گمراہی نے ان پر پورا قبضہ جما رکھا تھا روحانی اور اخلاقی تنزل اپنے کمال کو پہنچ چکا تھا۔ سب نے ابلیس کی پیروی کو اپنا شعار بنا لیا۔ جہلاء تو گمراہی کا شکار تھے ہی علماء کی عملی حالت ان سے بھی بدتر تھی۔ انکی بد اعمالیوں کے باعث ان کے وجود شریعت کی توہین اور دین الٰہی کی انتہائی تذلیل بن چکے تھے ؛

مولانا حالیؔ نے علماء کا نقشہ یوں کھینچا ہے ؎

بڑھے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی
جگر جس سے شق ہو وہ تقریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ
ہوئے علم و فن ان سے ایک ایک رخصت
مٹیں خوبیاں ساری نوبت بہ نوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اسلام پر مخالفین کے حملے

ایک طرف تو مسلمانوں کی اپنی حالت یہ تھی۔ اور دوسری طرف بیرونی حملے متواتر ہو رہے تھے۔ نتیجہ یہ نکل رہا تھا کہ مسلمان ان حملوں کی تاب نہ لا کر کفر کی آغوش میں پناہ لے رہے اور اسلام کو مٹانے والوں کی صف میں کھڑے ہوتے جا رہے تھے ؛

عیسائی پادریوں اور آریہ سماجیوں کی طرف سے اسلامی احکام مثلاً تعدد ازدواج۔ پردہ۔ طلاق۔ جہاد۔ فرشتوں کے وجود حیات بعد الموت۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادیاں۔ آپ کے غزوات وغیرہ امور پر طرح طرح کے اعتراضات بڑے زور شور سے کئے جاتے۔ اور اسلام کو نہائت بھیانک شکل میں پیش کیا جاتا تھا۔ لیکن علماء بجائے اس کے کہ جرأت سے ان اعتراضات کے جواب دیتے۔ ان کے متعلق عذر تراشیوں میں مشغول ہو گئے۔ سر سید احمد خان سید امیر علی۔ مسٹر خدا بخش۔ مولوی چراغ علی اور مولانا شبلی ان اہل علم مسلمانوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے ایک حد تک بیرونی حملوں کی مدافعت کی۔ لیکن وہ مدافعت اس قدر کمزور تھی اور وہ مغربیت کی رو کے سامنے اس طرح مرعوب ہو گئے۔ کہ انہیں مجبور ہو کر اسلام کے بعض احکام کے متعلق یہ کہنا پڑا کہ وہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے تھے اب ناممکن العمل بن چکے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے احکام کی انہوں نے ایسی تشریح کی۔ جو اسلام کی حقیقی روح کے بالکل منافی تھی۔ انہی حالات میں سر سید احمد خان الہام۔ وحی اور فرشتوں کے وجود کے منکر ہو گئے۔ اور قرآن کریم کے معجزات سے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ مسٹر ایچ اے والٹر اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں ان کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"وہ اس حد تک پہونچ گئے تھے۔ کہ غیر الہامی ہونے کے لحاظ سے قرآن اور بائیبل کی ان کے نزدیک ایک ہی حیثیت تھی۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ عیسائیوں نے بائیبل میں کوئی تحریف نہیں کی۔ اور ان کا تکیہ کلام یہ تھا۔ کہ "صرف عقل ہی کافی رہنما ہے"

"مولوی چراغ علی صاحب بھی اس خیال کے حامی تھے۔ کہ سیاسی اور تمدنی مسائل کے متعلق محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام ایسے نہیں۔ جن میں تبدیلی نہ کی جا سکے۔ آپ نے دنیا کو صرف روحانی اور اخلاقی اصلاح کے احکام دیئے ہیں۔

(اسلام اِن انڈیا مصنفہ ہینڈرک کریمر)

سید امیر علی کے متعلق بھی جو سر سید احمد خان کے مقلد تھے۔ ایک انگریز مصنف لکھتا ہے

"سید امیر علی نے جرأت سے کہا ہے۔ کہ قرآن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دماغ کی پیداوار ہے۔ اور آپ کے ذہنی شعور کی ترقی کے مختلف مدارج کا آئینہ دار

(انڈین اسلام مصنفہ ڈاکٹر مرے۔ ٹی ٹیٹس بحوالہ دی سپرٹ آف اسلام)

تعدد ازدواج کے متعلق سید امیر علی اپنی مشہور کتاب "دی سپرٹ آف اسلام" میں لکھتے ہیں۔

"تعدد ازدواج موجودہ زمانہ میں فحش کاری کے تعلق کے مترادف ہے اور اسلام کی روح کے منافی"

اسی طرح ایک اور اہل قلم سر احمد حسین قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"قرآن ان احکام۔ ہدایات اور وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے جو حسب حالات گاہ گاہ جاری کئے گئے . . .

. . . . اور ہمیں چاہیئے کہ قرآن کی اسی طرح طبعی رنگ میں تفسیر کریں جس طرح کسی اور کتاب یا کسی تاریخی دستاویز کی کی جاتی ہے ؛

ضرورتِ مُصلح

یہ تھی اسلام کے بڑے بڑے حامیوں اور خیر خواہوں کی اپنی حالت ایسے لوگوں نے معاندین اسلام سے بھی بڑھ کر اسلام کو نقصان پہونچایا کیونکہ انہوں نے دوست بن کر دشمنی کی۔ اور مسلمان کہلا کر اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ ان حالات میں کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ کسی ایسے شخص کی ضرورت نہیں تھی۔ جو اسلام کو ایسے نادان دوستوں سے بچاتا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر اسلام کو پھر زندہ کرتا۔ اور اس کے منور چہرہ پر اس کے کمزور اور نادان حامیوں کی دوں ہمتی اور بدذاتی کے باعث گرد و غبار کی جو تہیں جم چکی تھیں۔ ان کو وحی کے مصفےٰ پانی سے دھو ڈالتا اور اپنے مسیحی نفس سے مُردوں میں از سرِ نو زندگی کی رُوح پھونکتا۔ یقیناً ضرورت تھی۔ اس حی و قیوم خدا کے فضلوں پر قربان جایئے۔ کہ اس

نے عین وقت پر اس ضرورت کو پورا کیا اور اسلام کے احیاء اور بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے حضرت احمد علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجدیا۔ خدا کے اس پہلوان کا آنا تھا۔ کہ اسلام کو سربلندی حاصل ہونے لگی وہ اعدائے اسلام جو اسلام پر بڑھ بڑھ کے حملے کرتے تھے۔ پسپا ہونے شروع ہو گئے۔ اور نخل اسلام سرسبز و شاداب ہونے لگا۔ وہ اسلامی احکام جن پر اعتراضات کے باعث مسلمانوں کے مذہبی رہنما عذر تراشی کرنے لگ جاتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے اس مامور نے ان کو اس قدر پر حکمت ثابت کر دیا۔ کہ کوئی معقولیت پسند انکو قابل اعتراض نہیں سمجھتا۔ پھر آپ نے ثابت کر دیا۔ کہ ہر اسلامی حکم آج بھی اسی طرح قابل عمل ہے۔ جس طرح آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے تھا۔ آپ نے معجزات اور نشانات کے ذریعہ اسلام کی حقانیت کو روز روشن کی طرح دنیا پر ظاہر کیا گویا آپ نے اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ اب بھی آپ کی قائم کردہ جماعت دلائل اور براہین سے اسلام کی صداقت ثابت کرنے اور اس طرح لوگوں کے دلوں کی اقلیموں کو فتح کرنے میں مصروف ہے اور مغربی مصنفین کو بھی کھلے طور پر اس کا اعتراف ہے۔

احمدیت اور مغربی مصنفین

چنانچہ پروفیسر ایچ۔ اے۔ آر گب اپنی کتاب "ور اسلام" میں جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اس مذہبی جماعت نے اپنی متحرک قوت و طاقت کے باعث بہت بڑی شہرت حاصل کر لی ہے۔ اور تمام دنیا میں اپنے پیرو پیدا کر لئے ہیں"

پھر ڈاکٹر مرے اپنی کتاب "انڈین اسلام" میں لکھتے ہیں:-

"اس وقت دنیا میں احمدی سب سے زیادہ سرگرم مبلغین اسلام ہیں"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اور بھی بیسیوں کارنامے ہیں۔ لیکن اہل البصیرت اگر آپ کی صرف اسی ایک اسلامی خدمت پر غور کریں۔ تو یہی آپ کی صداقت کے اعتراف کیلئے کافی دلیل ہے۔

فری ٹاؤن سے غیر مبائعین کے مبلغ کی ناکام مراجعت

سیرالیون کے مسلمانوں پر غیر مبائعین کے عقائد کا بطلان واضح ہو گیا

فاعتبروا یا اولی الابصار

دشمنان خلافت کا مزورانہ پراپیگنڈا

مغربی افریقہ میں دشمنان خلافت غیر مبائعین نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف ٹریکٹوں کتابوں اور اخباروں کے ذریعہ گذشتہ بیس سال سے جو مزورانہ پراپیگنڈا جاری کر رکھا ہے اس سے ہمارے لوکل کارکن ہی واقف ہو سکتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے جس کثرت سے غیر ہندوستانی قومیں گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا میں احمدی ہوتی ہیں۔ اس کی نظیر دنیا کے کسی اور حصہ میں نہیں ملتی اس ضمن میں جو چیز غیر مبائعین کو جوش غم سے ہمیشہ پامال رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ تمام ترقی مسئلہ نبوت اور مسئلہ کفر و اسلام وغیرہ منوانے کے باوجود ہمیں حاصل ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

غیر مبائعین سے مبلغ کا مطالبہ

الغرض یہ مخالفت بڑے زور و شور سے ہوتی رہی۔ مگر گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا میں انہیں کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ البتہ سیرالیون میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیر ۱۹۲۱ء میں جب گئے تو ان کے دو تین دن کے قیام کے نتیجہ میں جو لوگ جماعت میں شامل ہونے والے تھے وہ اس مخالفت کے نتیجہ میں رک گئے۔ گو پیغامیوں کے ساتھ بھی شامل نہ ہوئے۔ ہاں ان کی کتابیں کثرت سے اس ملک کے مسلمانوں نے خریدیں اور عام طور پر انجمن اشاعت اسلام لاہور کی یہاں شہرت ہو گئی۔ اور لوکل مسلمان پیغامی مبلغ کی خواہش کرنے لگے لیکن لاہور سے تاجرانہ اصول کے مطابق۔ ۶۰ پونڈ مبلغ کے سفر خرچ کا مطالبہ ہوا۔ اور کہا گیا کہ مبلغ کے لئے مکان بھی لوکل مسلمان مہیا کریں۔ کئی سال تک یہ خط و کتابت ہوتی رہی بالآخر غیر مبائعین کے اشتہارات اور سبز باغوں کے نتیجہ میں یہاں سے وسط ۱۹۳۶ء میں ۶۰ پاؤنڈ بھیجدیئے گئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل

اسی اثناء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے احکام کے مطابق اکتوبر ۱۹۳۶ء میں خاکسار بھی عارضی طور پر گولڈ کوسٹ سے یہاں پہنچ گیا۔ اور اس فضا کو جو احمدیت کے خلاف تھی لیکچروں اور اخباری مضامین اور پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ صاف کرنے میں مشغول ہو گیا۔ اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک پیغامی دجل لوگوں پر ظاہر ہو گیا۔

چونکہ میرے اکثر مضامین میں غیر مبائعین کا ذکر ہوتا تھا۔ اس لئے بہت سے مضامین جواب کے لئے لاہور بھیجے گئے وہاں سے دو مضمون بعض فرسودہ اعتراضات پر مشتمل یہاں پہنچے۔ اور شائع بھی ہوئے۔ مگر آخر میرے مضامین کا بفضلہ تعالیٰ یہ اثر ہوا کہ غیر مبائعین کے مایہ ناز خیالات کا ابطال لوگوں پر ظاہر ہو گیا۔

غیر مبائع مبلغ کی آمد

پیغامی مبلغ مولوی غلام نبی صاحب مسلم بی۔ اے۔ منشی فاضل ۱۹ فروری کو Abosso نامی جہاز میں فری ٹاؤن پہونچے۔ یہ وہی صاحب ہیں جو بحیثیت پرسنل اسسٹنٹ امیر غیر مبائعین "واجب الاطاعت امیر" کی تحریک کے بانی تھے۔ اور جنہوں نے چند ماہ پیغام صلح کی ایڈیٹری بھی کی۔ میں نے جہاز پر جا کر ملاقات کی۔

مسلم صاحب کا پہلا کارنامہ

سیرالیون میں سب سے پہلا کارنامہ مسلم صاحب نے یہ کیا کہ غیر احمدیوں کی سب سے بڑی سوسائٹی میں مدعی نبوت کو نعوذ باللہ کذاب کہا۔ اور لوگوں کو کہا کہ غیر مبائعین اور غیر احمدیوں میں بہت معمولی فرق ہے۔ اور اس طرح خوب واہ واہ حاصل کی۔

میں نے اس سوسائٹی سے مسلم صاحب کا لیکچر سننے کی اجازت مانگی تھی۔ مگر انکار کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ احمدیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور متعدد بار مسٹر سعید کمارا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سے ملاقات کے لئے گئے۔ مسٹر کمارا نے ایک دو مرتبہ تو کچھ نہ کہا۔ آخر ایک دن مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام وغیرہ مسائل کے متعلق پیغامی منافقت کو پورے طور پر ظاہر کر دیا۔ آپ نے کہا یہ کس طرح ممکن ہے کہ مسیح موعود جس کا ساری دنیا انتظار کر رہی ہے امتی اور غیر شرعی نبی نہ ہو۔ اگر مسلمان برائے نام مسلمان ہیں تو انکے پیچھے نمازیں کیوں پڑھتے ہو

اور اگر وہ حقیقی مسلمان ہیں تو مسیح موعود کی بعثت عبث ٹھیرتی ہے۔ از مسٹر کمارا کے مکان پر مفصل گفتگو کا وعدہ ہوا اور یہ شرط ٹھہری کہ خاکسار بھی گفتگو کے موقعہ پر موجود رہے چنانچہ میری موجودگی میں مسٹر کمارا آپ سے گفتگو کرتے رہے۔ حضرت دو دفعہ میں نے دخل دیا۔ ایک اس وقت جب کہ مسلم صاحب نے کہا کہ ہر نبی کے لئے شریعت لانا ضروری ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود کی کتاب شہادۃ القرآن ان کے ہاتھ میں دی اور صفحہ ۴۴ سے وہ عبارت پڑھوائی جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں صدہا ایسے نبی آئے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی نئی کتاب نہ تھی۔ آپ نے مزید غور کے بعد جواب کا وعدہ کیا۔ دوسرے افریقہ میں عموماً ہاتھ کھول کر نماز پڑھی جاتی ہے لیکن احمدی ہاتھ باندھ کر پڑھتے ہیں اس طرح احمدیوں کی نشانی یہ سمجھی جاتی ہے کہ وہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں یہ مسئلہ خصوصیت سے اہمیت حاصل کر چکا ہے۔ چنانچہ مسٹر سعید کمارا نے اس کے متعلق دریافت کیا تو مسلم صاحب غیروں کو خوش کرنے کے لئے کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرح نماز پڑھنی جائز قرار دی ہے۔ میں نے وضع الیدین احدھما علی الاخریٰ والی حدیث سنائی اور اس کے خلاف صحیح مرفوع متصل حدیث کا مطالبہ کیا مسلم صاحب نے کہا مجھے اس حدیث کا علم نہ تھا اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے زوردار الفاظ میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو اس کے خلاف جائز نہیں ہو سکتا

غیر مبائعین کی منافقت کا لوگوں پر اظہار

اس کے بعد کئی بار میں آپ کی ملاقات کے لئے گیا اور آپ بھی متعدد بار تشریف لاتے۔ میں نے حبشہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی حرمت پر زور دیا اور حضور کی کتاب اربعین نمبر ۲ ص ۳۴ سے ثابت کیا کہ اگر حضور نبی اور حضور کے منکر کافر نہ بھی ہوں تو بھی حسب وحی الٰہی اور ارشاد رسول کریم اور تصریحات مسیح موعود ہر غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی طور پر حرام ہے۔ آپ نے ایک حد تک ہمارے استدلال کو تسلیم کیا اور بتلایا کہ آپ ہمیشہ جمعہ کی نماز گھر میں دوبارہ پڑھتے ہیں۔ یہ ذکر آپ نے ایک معزز مگر محقق غیر احمدی دوست سے بھی کر دیا اور شاید کسی نے نماز کی تجدید کرتے وقت آپ کو دیکھ بھی لیا۔ اس طرح بجلی کی طرح سارے شہر میں یہ خبر پھیل گئی اور غیر مبائعین کی منافقت جو پہلے ہی ثابت ہو چکی تھی اظہر من الشمس ہو گئی۔

مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ اور موجودہ عقائد میں اختلاف

اسی دوران میں مولانا فضل الرحمن صاحب حکیم مبلغ نائیجیریا سے ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی کے پرانے پرچے میں نے منگوائے۔ اور گولڈ کوسٹ سے بھی دو جلدیں منگوائی گئیں۔ ان سب پرچوں سے استاذی المکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی کتاب "مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقائد" کے ذریعہ نبوت اور ختم نبوت کے جملہ حوالہ جات نکال کر نہایت کثرت سے غیر احمدی دوستوں کو دکھلائے گئے۔ اور اس کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کی کتاب "سپلٹ" کا صفحہ ۱۳۲۔۱۴۲ بھی دکھلایا جس میں امیر غیر مبائعین نے یہ غلط بیانی کی ہے کہ حضرت مسیح موعود کو نبی ماننے اور حضور کے بعد اجرائے نبوت کے قائل ہونے کا عقیدہ ۱۹۱۴ء کے قریب اختیار کیا گیا ہے۔ ریویو اور "سپلٹ" کے حوالہ جات دیکھ کر جملہ غیر احمدی اصحاب پیغامیت سے سخت متنفر ہو

بعض غیر احمدی دوستوں کو مسلم صاحب نے کہا کہ قرآن مجید کے مطابق ہر نبی صاحب شریعت ہوتا ہے اور اس وجہ سے حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے۔ میں نے آپ سے ملاقات کی اور اس کے متعلق قرآنی دلائل دریافت کئے آپ نے وانزل معھم الکتاب (بقرہ آیت ۲۱۳) سے استدلال کیا میں نے کہا مفردات میں یسمی الکلام کتاباً وان لم یکتب لکھا ہے اور ہم کب کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود پر کلام الٰہی نازل نہیں ہوا۔ شریعت کی شرط دکھلائیے اس طرح تو حضرت داؤد پر زبور نازل ہوئی مگر زبور میں آپ کو دیتا ہوں۔ اس میں سے شرعی احکام دکھلائیے صرف مناجات اور دعائیں ملیں گی۔ آپ نے ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم (آل عمران آیت ۴۹) سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شرعی نبی ہونا ثابت کرنا چاہا۔ میں نے کہا اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ ہر ایک نبی کے لئے شریعت لانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ اور دیگر کتب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غیر تشریعی نبی مانا ہے۔ اور آیت متنازعہ فیہ کا سوائے اس کے کچھ مطلب نہیں کہ وہ انعامات روحانیہ جو یہودیوں کی بدعملی کی وجہ سے ان کے لئے حرام ہو گئے تھے۔ حضرت عیسیٰ پر ایمان لانے کے ذریعہ دوبارہ ان کے لئے حلال ہو جائیں گے۔ اور وہ ان سے پورے طور پر بہرہ ور ہو سکیں گے۔

مسلم صاحب کا عربی میں گفتگو کرنے سے انکار

ایک غلطی مسلم صاحب سے یہ ہوئی یا یوں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنان خلافت کو ذلیل کرنے کے لئے ایسا تصرف فرمایا کہ آپ نے افریقن لوگوں اور شامیوں سے عربی میں گفتگو کرنے سے معذرت کر دی۔ اس کا افریقن عربی دانوں پر بہت برا اثر ہوا اور شامی صاحبان تو پہلے ہی کہتے تھے کہ ہندوستان کی بجائے مصر سے مبلغ منگوایا جائے۔ اس کے برعکس حضرت مسیح موعود کی کتب کی برکت اور قادیان کی آب و ہوا کے نتیجہ میں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعاؤں کی وجہ سے مدت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے عربی زبان میں گفتگو کرنے کی توفیق دے رکھی ہے۔ الغرض غیر احمدی انجمن اشاعت اسلام لاہور سے سخت ناراض ہوئے کہ روپیہ بھی لیا اور محض انگریزی خوان مبلغ بھیج دیا خلاصہ کلام یہ کہ سیرالیون کی سرزمین میں اللہ تعالیٰ نے یہ ایک خاص نشان دکھلایا ہے کاش پیغامی احباب عبرت حاصل کریں۔ انگریزی میں مسلم صاحب نے جس قدر لیکچر دیئے وہ احتیاطاً گھر سے لکھا ہوا مضمون پڑھ دیتے تھے۔ اس سے غیر احمدی اور بھی مشتعل ہوئے۔ کیونکہ انگریزی اس ملک میں مادری زبان کی طرح ہے

مالی امداد سے دستکشی

ان سب وجوہ کی بنا پر قریباً سب غیر احمدیوں نے (سوائے دس افراد کے) مالی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا۔ ادھر غیر مبائعین کے ہیڈ آفس لاہور نے یہ حرکت کی کہ مسلم صاحب جیسے جفاکش اور محنتی اور حد درجہ حساس دل رکھنے والے کارکن کے لئے ۳ پونڈ ۱۲ شلنگ ماہوار تنخواہ مقرر کی جو اس ملک میں چپڑاسی کی تنخواہ ہے۔ مسلم صاحب نے اپنی انجمن کا نام رکھنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے میری عدم موجودگی میں اپنے درس میں ختم نبوت پر زور دیتے رہے۔ حالانکہ ان کے اکثر سامعین ریویو انگریزی مئی ۱۹۰۶ء سے مولوی محمد علی صاحب کے قلم سے خاتم النبیین کی صحیح تفسیر میرے پاس سے دیکھ چکے تھے۔ آخر ایک پبلک لیکچر میں جس میں میں بھی موجود تھا۔ نفس مضمون کو چھوڑ کر ختم نبوت کی طرف آگئے۔

اور مدعی نبوت کو نعوذ باللہ کذاب کہا۔ لیکچر کے اختتام پر سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ سب سے پہلے میں اٹھا۔ مگر مجھے اجازت نہ دی گئی۔ مسٹر سعید کمارا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے صدر جلسہ سے مجھے موقعہ نہ دینے کی وجہ دریافت کی مگر جواب نہ ملا۔ تالیاں خوب پٹیں اور واہ واہ بہت ہوئی۔ مگر حق واضح ہو چکا تھا۔ لوگوں نے چندہ نہ دیا۔ ادھر لاہور سے ۲ پاونڈ ۱۴ شلنگ بھی نہ آئے مسلم صاحب سخت تنگ آ گئے اور آپ نے صاف طور پر اپنے دوستوں کو مطلع کر دیا کہ وہ واپس جانا چاہتے ہیں۔ ۷۵ پاونڈ کے قریب لوگ خرچ کر چکے تھے۔ اب اگر مسلم صاحب واپس چلے جائیں تو مسلمان پبلک جس نے چندہ دیا تھا۔ اس سے آپ کی سوسائٹی ڈرتی تھی۔ کہ لوگوں کو کیا جواب دیں گے۔ اس لئے سوسائٹی کا ایک وفد آپ کے پاس آیا۔ کہ آپ ہندوستان نہ جائیں۔ مگر اکثر لوگوں کی منافقت آپ پر ظاہر ہو چکی تھی۔ آپ جانتے تھے۔ کہ ایک ماہ انہیں فری ٹاون میں آئے ہو گیا ہے۔ سونے کے لئے چارپائی تک نہیں دی گئی۔ اور ایک ٹوٹی ہوئی لمبی کرسی پر آپ سوتے رہے ایک دفعہ ایک انگریز اپنی بیوی کے ہمراہ آپ سے ملنے کیلئے گیا۔ تو ان کے لئے کرسی تک نہ ملی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ مجھے اس حالت کا علم ہوا۔ تو میں نے انہیں اپنے مکان میں آ جانے کو کہا۔ اگرچہ آپ ذاتی طور پر اسے ناپسند کرتے تھے۔ مگر یہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ ان کے میزبانوں کی سبکی ہو۔

کذاب کا لفظ استعمال کرنے پر استغفار کرنے کا وعدہ

میں نے انہیں کذاب کا لفظ استعمال کرنے پر ملامت کی۔ تو کہنے لگے "تشریعی نبی کے مدعی کے لئے کہا تھا۔ اور تشریعی نبی آپ بھی حضور کو نہیں مانتے اور غیر تشریعی نبوت ہمارے نزدیک نبوت نہیں محدثیت ہے"۔ میں نے کہا جسے آپ مکالمہ مخاطبہ کہتے ہیں۔ اس کی کثرت کا نام حضرت مسیح موعودؑ بحکم الٰہی نبوت رکھتے ہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵) اور چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵–۳۲۶ میں فرمایا۔ کہ ایسے مسلمان جو اسے نبوت نہیں کہتے نادان ہیں۔ اور اخبار عام مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں لکھا کہ میں خدا کے حکم سے نبی ہوں۔ اور اخبار بدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں فرمایا۔ کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ اور جب ایک ناواقف احمدی نے حضور کے مدعی نبوت ہونے سے انکار کیا۔ تو حضور ناراض ہوئے اور ایک غلطی کا ازالہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء لکھا۔ اگر حضور مجلس میں موجود ہوتے۔ تو آپ کو کیا کہتے آپ نے نہایت شرافت سے استغفار کا وعدہ کیا اور کہا کہ لاہور جا کر اس مسئلہ پر پورا غور کرونگا۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرمائے اور جملہ غیر مبائع احباب کو بیعت خلافت سے سرفراز فرمائے۔

ہندوستان کو واپسی

ان پریشانیوں کی وجہ سے مسلم صاحب کی صحت بھی گرنے لگی۔ لیکن پھر بھی ان کی سوسائٹی واپسی کی اجازت نہ دیتی تھی۔ لیکن آپ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق بن چکے تھے۔ اور تیار تھے۔ کہ کمشنر آف پولیس کو اپنی حالت بتلا کر سوسائٹی کو واپسی کے کرایہ کے لئے مجبور کریں۔ میں نے یہ سوچ کر کہ اسطرح مسلمان حکومت کے سامنے سخت ذلیل ہو جائیں گے اس طریق سے منع کیا اور بالآخر ان کے ایک ۲ دوست نے انہیں قریباً ۳۰ پاونڈ قرضہ حسنہ دیا اور آپ ڈیک کلاس کا ٹکٹ لے کر Canada نامی جہاز میں روانہ ہو گئے۔ یہ رقم ڈیک کے ٹکٹ کے لئے بھی ناکافی تھی۔ اللہ تعالے آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور حقیقی احمدیت کی طرف رہنمائی فرمائے۔ [illegible]

165

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۵ رمئی۔ آج شام ہنس راج وائرلیس کو رہا کر دیا گیا۔ یہ سندھ میں واحد پولیٹیکل قیدی تھا اور اسے آرمز ایکٹ اور جیل سے رکھنے کے الزام میں پانچ سال قید کی سزا ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ہنسراج وائرلیس کو پنجاب میں آنے کی اجازت نہیں دے گی۔

ناگپور ۵ رمئی۔ گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ جن لوگوں کو تحریک سول نافرمانی میں سزا ہوئی تھی انہیں محض اس بنا پر ملازمت سے محروم نہ کیا جائے۔

مدراس ۵ رمئی۔ بیکاری دور کرنے کے لئے مدراس گورنمنٹ نے مزید دو تعلقہ جات میں کام شروع کر دیا ہے۔ اور ۲۹ ہزار آدمیوں کو جو بیکار رہتے مدد دی گئی ہے تاکہ وہ کام کر سکیں۔

پشاور ۵ رمئی۔ سرحدی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے اجلاس کے لئے جو بہت جلد منعقد ہوگا۔ ایک درجن کے قریب ممبروں نے اس تحریک کا نوٹس دیا ہے کہ جہاں تک سرکاری سکولوں میں انجمن حمایت اسلام کی طبع کردہ کتب کے رائج کئے جانے کا تعلق ہے وزیر تعلیم قاضی عطاء اللہ اپنی پوزیشن واضح کریں۔ اگر وزیر تعلیم کے بیان سے ممبروں کی تسلی نہ ہوئی تو ان سے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ کیا جائے گا اور اگر پارٹی کے ممبروں نے وزیر تعلیم کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کیا تو وزارت کے مستعفی ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جائیگا۔

کراچی ۴ رمئی۔ حکومت ہند کے اس فیصلہ سے کہ ویسٹرن کمانڈ کے دفاتر کو کراچی سے کوئٹہ تبدیل کر دیا جائے مقامی تاجروں میں بہت تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ کیونکہ اس طرح بہت سے انگریز یہاں سے کوئٹہ چلے جائیں گے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس تبدیلی سے مقامی تاجروں اور مالکان مکانات کو ۵ لاکھ روپیہ سالانہ کا نقصان ہوگا ان کے یہاں آنے پر کراچی کے مکانات کی قیمت بہت بڑھ گئی تھی۔ لیکن اب ان کی قیمتوں میں کمی ہو جائے گی۔

ہری پور ہزارہ ۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے حکومت صوبہ سرحد نے میونسپل کمیٹی ایبٹ آباد کو اس کی بدنظمی کی وجہ سے غیر معین عرصہ کے لئے معطل کر دیا ہے۔

کٹک ۴ رمئی۔ مسٹر ڈین ریونیو کمشنر جو سر جان ہیوبک گورنر اڑیسہ کے عارضی جانشین مقرر کئے گئے تھے طویل رخصت لے کر انگلستان جا رہے ہیں۔

روم ۴ رمئی۔ جرمن اور اطالوی حکام کا بیان ہے کہ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات کے دوران میں دونوں اطراف سے کہا گیا ہے کہ روم برلن اتحاد کو کسی حالت میں بھی کمزور نہیں کیا جائیگا خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک اعلان بھی شائع کیا جائیگا۔

شملہ ۵ رمئی۔ پنجاب اسمبلی کا آئندہ اجلاس شملہ میں ۲۰ رجون کو شروع ہوگا اور ۸ رجولائی تک جاری رہے گا۔

راولپنڈی ۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے حکومت سرحد نے صوبہ سے بلیک لسٹ کو اڑا دیا ہے اور آئندہ ہر اخبار کو خواہ وہ حکومت کا مخالف ہو یا موافق سرکاری اشتہارات مل سکیں گے۔

بمبئی ۵ رمئی۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس اور مسٹر کستور بھائی لال بھائی ہندوستانی برطانوی تجارتی گفت وشنید کے سلسلہ میں کل شملے جا رہے ہیں۔ یہ گفت وشنید لنکاشائر ڈیلیگیشن کی آمد پر ۸ رمئی کو شملہ میں شروع ہوگی۔

لاہور ۵ رمئی۔ سناتن دھرم ہائی سکول کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر سر سکندر حیات خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان اس وقت تک آزاد قوموں کی صف میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہاں کے لوگ فرقہ دارانہ جھگڑوں کو چھوڑ کر اتحاد و اتفاق پیدا نہ کریں۔

نئی دہلی ۴ رمئی۔ زنجبار سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ لونگ کی تجارت کے سلسلہ میں حکومت زنجبار اور ہندوستانیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ مگر سمجھوتہ کی شرائط ابھی تک موصول نہیں ہوئیں۔

بیت المقدس ۴ رمئی۔ فلسطین سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہاں دہشت انگیزی ایک نئی صورت اختیار کر گئی ہے۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران میں چھ عرب دیہاتی اور چھ عرب کانسٹیبل ہلاک ہو چکے ہیں۔ کل ایک عرب ایک قہوہ خانہ میں بیٹھا تھا کہ کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ اغوا۔ مسلح ڈکیتیوں اور دیہاتوں پر حملوں کی وارداتیں عام ہو رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دہشت انگیز اب ایسے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔

کراچی ۴ رمئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت سندھ ان دنوں آبپاشی کی ایک نئی سکیم پر غور کر رہی ہے جس پر پانچ کروڑ پونڈ خرچ ہونگے اس سے سندھ کا جنوبی حصہ سیراب کیا جائیگا۔

ٹوکیو ۳ رمئی۔ معلوم ہوا ہے حکومت جاپان عنقریب چین میں روسی ہوابازوں کی سرگرمی کے خلاف ایک اور زبردست احتجاج کرنے والی ہے۔ دفتر خارجہ کے ایک افسر کا بیان ہے کہ اکتوبر سے اپریل کے وسط تک سوویٹ یونین نے چینیوں کو ۵۰۰ طیارے مہیا کئے ہیں جن میں بمبار طیارے بھی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ۲۰۰ ہواباز اور مستری بھی بھیجے اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان ہوائی جہازوں میں سے قریباً ۴۰۰ طیارے جاپانیوں نے گرائے ہیں۔

سیلم ۲ رمئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مدراس نے ثانوی سکولوں میں ہندی کے مطالعہ کو لازمی قرار دیدیا ہے اس کے خلاف احتجاج کے طور پر مسٹر اور مسز ہانیکم نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ آج صبح مسٹر ہانیکم نے تاملیوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کی وضاحت کی۔ کہ ہندی کے نفاذ سے تامل زبان پر بہت برا اثر پڑے گا۔

ناگپور ۴ رمئی۔ حکومت نے ریزرو پولیس کے ڈسٹرکٹ الاؤنس میں تخفیف کر دی ہے۔ ریزرو پولیس نے احتجاج کے طور پر پچھلے مہینہ کی تنخواہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں انسپکٹر جنرل پولیس نے صوبہ بھر کے کانسٹیبلوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر کانسٹیبلوں نے درخواست پیش کرنے کے علاوہ تنخواہ لینے سے انکار کر دیا یا کسی اور متحدہ مظاہرہ کا اقدام کیا تو اس صورت میں ان کا یہ اقدام بغاوت اور خلاف ورزی قانون کا مترادف ہوگا۔ سرکلر میں کانسٹیبلوں کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس اس معاملہ میں کانسٹیبلوں کی حتی الوسع امداد کرنے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن اگر کانسٹیبلوں نے آئندہ تین ماہ میں اس قسم کا کوئی اقدام کیا تو ان کی امداد کا خیال ترک کر دیا جائیگا۔

ناگپور ۳ رمئی۔ کچھ عرصہ ہوا گورنمنٹ نے آنریری مجسٹریٹوں کی چند اسامیاں اڑا دی تھیں۔ اب معلوم ہوا ہے گورنمنٹ اس امر کا ارادہ رکھتی ہے کہ باقی تمام اسامیوں کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔ یعنی سی پی میں کہیں بھی کوئی آنریری مجسٹریٹ نہ رہے۔

ناگپور ۳ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ سی پی پراونشل کانگرس کمیٹی اس امر کا ارادہ رکھتی ہے کہ جملہ تعلقہ جات میں جو اصحاب کانگرس کا کام کرتے ہیں۔ ان کو باقاعدہ تنخواہ دی جائے کل ۵۰ تعلقے ہیں اور ان میں جو کارکن کام کریں گے ان کی تنخواہوں پر ۸ ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔

بمبئی ۴ رمئی۔ حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے کہ دیہات میں بھی بجلی کی روشنی کا انتظام کرے۔ اس تجربہ کے لئے ۸۵ ہزار روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی